39686 - ساری رضی اللہ عنہا اپنی قدر و منزلت کے باوجود ہاجرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے غیرت میں کیوں آئیں

سوال

جب ہاجرہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اسماعیل علیہ السلام کو جنم دیا تو کیا سارہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اس سے غیرت محسوس کی تھی ؟
اگر جواب اثبات میں ہو تو پھر سوال یہ ہے کہ سارہ رضی اللہ تعالی عنہا جیسی قدر و منزلت اور مقام و مرتبہ والی عورت نے غیرت کیوں محسوس کي ؟
اور کیا ان کی غیرت محسوس کرنے کی بنا پر ہی ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ ہاجرہ اور اسماعیل علیہ السلام کو صحراء میں لے جائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عورت کا اپنی سوکن سے غیرت کھانا ایك طبعی چیز ہے اور یہ عورتوں کی سرشت میں داخل ہے، اس میں عورت کا اپنا کوئی دخل شامل نہیں، اسی لیے اس چیز پر اس کا مؤاخذہ صرف اسی صورت میں ہوگا جب وہ اس سے میں زیادتی کرتی کرے اور اللہ کی جانب سے حرام کردہ ظلم کا ارتکاب کرتے ہوئے اپنی بہن پر ظلم کرے، اور اس طرح وہ اس کی غیب و چغلی کی مرتکب ٹھرے، یا پھر اس کی غیرت کے نتیجہ میں طلاق حاصل کرے، یا سوکن کے بارہ میں کوئی اور سازش وغیرہ کی مرتکب ہو.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اصل میں غیرت عورتوں کے ہاں ایسی چیز نہیں کہ اسے خود حاصل کیا جا سکتا ہو، لیکن جب وہ اس میں افراط و زیادتی کا شکار ہو جائے تو یہ قابل ملامت ہوگی، اس کا ضابطہ درج ذیل مرفوع حدیث میں بیان ہوا ہے:

جابر بن عتیك انصاری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" غیرت میں کچھ غیرت تو ایسی ہے کہ اللہ تعالی اس غیرت کو پسند فرماتا ہے، اور کچھ غیرت ایسی ہے جو اللہ تعالی کو ناپسند ہے اور اسے ناراض کر دیتی ہے:

اللہ تعالی کو وہ غیرت پسند ہے جو شك و تردد میں ہو اور جو غیرت اللہ کو ناراض کر دیتی ہے وہ شك و تردد کے

علاوہ کسی اور میں ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (2511) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (7 / 80) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اس لیے اگر خاوند اور بیوی کی غیرت نیچرل اور طبعی ہو جس سے کوئی عورت بچ نہیں سکتی تو اس میں معذور ہو گی جب تك وہ حد سے تجاوز نہیں کرتی، یعنی جب تك وہ حد سے تجاوز کرتے ہوئے حرام قول و فعل کی مرتکب نہ ہو، اس لیے سلف صالحین کی بیویوں سے اس سلسلہ میں غیرت کے جو واقعات آتے ہیں انہیں اسی غیرت پر محمول کیا جائیگا "

دیکھیں: فتح الباری (9 / 326).

اور ابن مفلح رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" طبری وغیرہ دوسرے علماء کرام کا قول ہے: عورتوں کی وہ غیرت قابل گرفت نہیں جو ان میں جبلی طور پر پائی جاتی ہو "

دیکھیں: الآداب الشرعیۃ (1 / 248).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا اپنی ایك سوکن کے برتن توڑنے والی حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے:

" سب شارحین حدیث کا کہنا ہے کہ: اس حدیث میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ عورت سے جو غیرت صادر ہو اس پر اس کا مؤاخذہ نہیں کیا جائیگا، کیونکہ اس حالت میں شدت غضب کی بنا پر اس کی عقل ماؤف ہوگی جسے غیرت نے ماؤف کر دیا تھا.

ابو یعلی رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مرفوعا بیان کیا ہے جس کی سند میں کوئی حرج نہیں:

" غیرت کھانے والی عورت وادی کے اوپر سے نیچے نہیں دیکھتی "

دیکھیں: فتح الباری (9 / 325).

مقام و مرتبہ اور فضیلت والی عورتوں سے جو غیرت بھی واقع ہوئی ہے وہ اسی قسم میں شامل ہوتی ہے جس سے کوئی بچ نہیں سکتا، اور اس چیز میں ان کا مؤاخذہ نہیں کیا جائیگا کیونکہ اس فعل میں انہوں نے اللہ کی مشروع کردہ میں کوئی حد سے تجاوز نہیں کی.

اور سارہ رضی اللہ تعالی عنہا کا اپنی سوکن ہاجرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے غیرت کھانا بھی اسی میں شامل ہوگا، اس لیے انہوں نے اپنی خاوند سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی سوکن کو اپنی نظروں کے سامنے نہیں دیکھنا چاہتی، اور وہ اسے ان کے ساتھ نہ رکھیں، ان کا یہ مطالبہ کوئی برا نہیں، اور پھر علماء کرام نے یہ بیان کیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام خود ہی ہاجرہ کو وہاں سے لےگئے سارہ نے ان سے یہ مطالبہ نہیں کیا.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کہا جاتا ہے کہ: سارہ رضی اللہ تعالی عنہا کی غیرت شدید ہوگئی تو ابراہیم علیہ السلام اسماعیل اور ان کی والدہ کو اسی لیے مکہ لے گئے "

دیکھیں: فتح الباری (6 / 401).

اس کی دلیل ہاجرہ رضی اللہ تعالی عنہا کا یہ قول دلالت کرتا ہے کہ:

" اے ابراہیم علیہ السلام آپ ہمیں اس وادی میں جہاں کوئی انسان اور کوئی چیز نہیں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں ؟

ہاجرہ نے یہ بات کئی بار دہرائی اور ابراہیم نے ان کی جانب کوئی توجہ نہ کی تو وہ کہنے لگیں:

کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے ؟

تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں

تو ہاجرہ کہنے لگیں: پھر اللہ تعالی ہمیں ضائع نہیں کریگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3184).

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" جب ابراہیم اور ان کی بیویوں کے مابین جو کچھ تھا تو ابراہیم علیہ السلام ام اسماعیل اور اسماعیل کو لے کر وہاں سے نکل کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ پانی کا مشکیزہ .. .... بھی تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3185).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قولہ: یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا یہ فرمانا:

" جب ابراہیم اور ان کے گھر والوں کے مابین جو کچھ تھا "

گھر والوں سے مراد سارہ ہیں، اور " جو کچھ تھا " یعنی جب ہاجرہ نے اسماعیل کو جنم دیا تو سارہ نے غیرت کھائی "

دیکھیں: فتح الباری (6 / 407).

واللہ اعلم.